۷ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 101)

سنسنی خیز مناظر دیکھ کر کیا تصور کرنا چاہیے؟

- شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم بتانا کیسا؟ 04
- پوری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی! (حکایت) 10
- امیرِ اہلِ سنّت کی ولادت کہاں ہوئی اور بچپن کیسے گزرا؟ 13
- ساری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ 21

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سنسنی خیز مَناظر دیکھ کر کیا تصور کرنا چاہیے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سنسنی خیز مَناظر دیکھ کر کیا تصور کرنا چاہیے؟

سُوال: بعض اوقات ایسے سنسنی خیز مَناظر نظر سے گزرتے ہیں جن کو دیکھنے سے دِل میں خوفِ خدا پیدا ہو جاتا ہے، آپ یہ اِرشاد فرمائیں ایسے مَناظر صرف سنسنی کے طور پر دیکھے جائیں یا کچھ اور تصور بھی کیا جا سکتا ہے؟(وِیڈیو دکھا کر سُوال کیا گیا جس میں سمندر کے پانی پر برف کی تہہ جمی ہوئی ہے اور برف کی چٹانیں بہتی ہوئی آرہی ہیں، ایک پتھر جو پورا برف سے ڈھکا ہوا تھا اس کو سمندری لہروں نے کنارے پر پھینک دیا جس سے برف جھڑنے کا منظر بن گیا۔)

جواب: عموماً اِس طرح کے مَناظر لوگ دِلچسپی کی بِنا پر دیکھتے ہیں کہ ان کو دیکھنے میں لطف ملتا ہے۔ ایسے موقع پر جہنم کے عذاب زَمْہَرِیْر کو یاد کرنا چاہیے کہ حدیثِ پاک ہے: جب سخت سردی ہوتی ہے اور بندہ کہتا ہے ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، یَا اَللہ! آج بڑی سردی ہے، مجھے جہنم کی زَمْہَرِیْر سے بچا“ تو اللہ پاک جہنم سے فرماتا ہے کہ یہ تیری زَمْہَرِیْر سے پناہ مانگتا ہے، میں اس کو تجھ سے پناہ دیتا ہوں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: یہ زَمْہَرِیْر کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: جہنم میں ایک

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۷ رَبِیْعُ الآخِر ۱۴۴۱ھ بمطابق 14 دسمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴۔

www.dawateislami.net

گڑھا ہے جس میں برف کا عذاب ہے، کافر کو اس میں پھینکا جائے گا تو وہ اس کی سردی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔[1] ذرا تصور کیجیے کہ وہ سردی کیسی ہو گی جو انسان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی؟ اللہ کریم محفوظ رکھے۔ جہاں سخت سردی ہو وہاں یہ کہنا چاہیے: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، یا اللہ! آج بڑی سردی ہے، مجھے جہنم کی زَمْہَرِیْر سے بچا۔“ لوگوں کے لیے شاید زَمْہَرِیْر، نیا لفظ ہو لیکن قرآنِ پاک میں بھی اس کا ذِکر موجود ہے۔[2]

مدینے شریف میں اِنتقال کرنے والے کے لواحقین کو مُبارک باد دینا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کا مدینے شریف میں اِنتقال ہو جائے اور اسے جَنَّتُ الْبَقِیع میسر آ جائے تو اس کے لواحقین سے تعزیت کی جائے یا مُبارک باد دی جائے کہ بہت بہت مُبارک ہو آپ کے عزیز کو مدینے شریف میں موت اور جَنَّتُ الْبَقِیع میں جگہ ملی ہے؟ اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔ (مَدَنی چینل کے مبلغ سلمان عطاری کا سُوال)

جواب: حضرت قِبلہ سَیِّد عارِفُ الحسن شاہ صاحِب کے بچوں کی اَمی گھر میں داخل ہوئیں وہاں شاید چولہے سے گیس لیک ہو رہی ہو گی جس نے آگ پکڑ لی اور یہ بے چاری اس سے جُھلس گئیں اور کئی دِن زندگی و موت کی کشمکش میں رہنے کے بعد آخر کار انہوں نے دَم توڑ دیا۔ یہ حادثہ مدینے شریف میں ہوا اور ان کی تَدفین بھی جَنَّتُ الْبَقِیع شریف میں ہوئی۔

اگر کسی کے یہاں اِس طرح مَیِّت ہو جائے تو اس کو مُبارک باد دی جائے ایسا کبھی سُنا نہیں، ظاہر ہے ایسے موقع پر تعزیت ہی کی جائے گی نہ کہ اس کو یہ کہا جائے گا کہ آپ کو بہت بہت مُبارک ہو، آپ کی بیوی بہت خوش نصیب تھی کہ ان کو مدینے شریف میں موت آئی! یہ سُن کر اس کے پیروں تلے سے زمین نکل جائے گی کہ میری جوان بیوی آگ میں جھلس گئی، کافی اَذِیَّت میں رہنے کے بعد فوت ہوئی اور یہ صاحب مُبارک باد دے رہے ہیں! ظاہر ہے اِس موقع پر مُبارک باد دینا مناسب نہیں ہو گا۔

---

1 ...... عمل الیوم و اللیلة، باب ما یقول اذا کان یوم شدید الحر او شدید البرد، ص۱۳۶، حدیث: ۳۰۷۔

2 ...... پارہ 29 سورۃُ الدھر کی آیت نمبر 13 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ۚ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ۚ(۱۳)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جنّت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر۔

www.dawateislami.net

مدینے شریف میں مَرنے کی تمنا کرنا کیسا؟

سُوال: مدینے شریف میں مَرنے کی تمنا کرنا کیسا؟[1]

جواب: مطلقاً مدینے شریف میں مَرنے کو پسند کرنے یا اس کی تمنا کرنے یا کسی کے مدینے شریف میں اِنْتِقال کرنے پر رَشک کرنے میں حرج نہیں لیکن عافیت کا سُوال بھی کرنا چاہیے۔ چنانچہ

خاتمہ اِیمان پر ہوا اگر موت جل کر کیوں ہوئی؟(حکایت)

ایک شخص اِیمان پر خاتمے کی دُعا مانگتا تھا لیکن اس کا اِنتِقال آگ میں جَل کر ہوا۔ اس کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا تمہارے ساتھ کیا مُعاملہ ہوا؟ اس نے جواب دیا میں اِیمان پر خاتمے کی دُعا مانگتا تھا تو میرا خاتمہ اِیمان پر ہوا لیکن مجھ سے کہا گیا کہ اگر تم نے اِیمان پر خاتمے کے ساتھ ساتھ عافیت کا سُوال بھی کیا ہوتا تو ہم تمہیں جَلا کر نہ مارتے۔[2] واقعی جلنے میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ عام زخموں میں نہیں ہوتی۔

اللہ پاک سے ہمیشہ عافیت کا سُوال کیجیے

یاد رَکھیے! جَل کر فوت ہونے والا شہید ہوتا ہے[3] اور پھر یہ موت مدینے شریف میں نصیب ہو جائے تو سونے پہ سہاگا ہے، بشرطیکہ خاتمہ اِیمان پر ہوا ہو۔ ایسی موت پر دوسروں کو واقعی رَشک آتا ہے، لیکن ہم اللہ پاک سے عافِیت طلب کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں عافیت کے ساتھ مدینے شریف میں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب میں شہادت عطا فرمائے۔ ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡـَٔلُكَ الۡمُعَافَاۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دُنیا اور آخرت کی عافیت کا سُوال کرتا ہوں۔“ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس دُعا کی تعریف فرما کر اسے بیان فرمایا ہے۔[4] یہ بہت اچھی اور بہترین دُعا ہے۔

1. ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)
2. ...... نزهة المجالس، باب فضل الدعاء، ١/١٢٨۔
3. ...... بہارِ شریعت، ١/٨٥٨، حصہ: ٤۔
4. ...... ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو العافية، ٤/٢٧٣، حديث: ٣٨٥١۔ معجم كبير، العلاء بن زياد العدوى عن معاذ بن جبل، ٢٠/١٦٥، حديث: ٣٤٦۔

www.dawateislami.net

شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم بتانا کیسا؟

سُوال: اگر لڑکے کی عمر زیادہ ہو لیکن لڑکی والوں کو کم بتائی جائے مثلاً عمر 35 یا 36 سال ہو اور 26 یا 28 سال بتائی جائے کیا یہ دُرُست ہو گا؟ نیز لڑکی والوں سے کہا جائے کہ لڑکے کے پاس مختلف ملکوں کے Document (ویزہ وغیرہ کے کاغذات) ہیں یا لڑکا فلاں فلاں ہنر سیکھا ہوا ہے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہ ہو تو کیا شادی کروانے کے لیے اِس طرح جھوٹ بولنے کی اِجازت ہو گی؟

جواب: اپنے آپ سے پوچھ لیں کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟ ظاہر ہے 35 سال کی عمر کو 25 سال بتائیں گے تو یہ جھوٹ اور دھوکے کے ساتھ ساتھ کئی خرابیوں کا مجموعہ بھی ہو گا، اس کے علاوہ جھوٹ بولنے والے کے لیے بھی خطرہ رہے گا کیونکہ جب آدھے بوڑھے کو لڑکا بتائیں گے اور 35 سال والے کو 25 سال کا بولیں گے پھر بعد میں اصل بات معلوم ہو گی تو سامنے والا کہے گا ہمارے ساتھ فراڈ ہوا ہے! یوں لڑائی جھگڑے کا ماحول بنے گا اور کئی مَسائل پیدا ہوں گے۔ یاد رکھیے! سانچ کو آنچ نہیں لہٰذا ہمیشہ سچی بات کیجیے، اگر لوحِ محفوظ پر جوڑا لکھا ہو گا تو شادی ہو کر رہے گی، اگر نہیں لکھا ہو گا تو ہرگز شادی نہیں ہو سکتی۔ کئی نوجوان 15 سال 20 سال یا 18 سال کی عمر میں کنوارے ہی فوت ہو جاتے ہیں! کسی کی قسمت میں کیا لکھا ہے ہمیں نہیں پتا لہٰذا جھوٹ کا سہارا لینے کی کوئی ضَرورت نہیں ہے۔

شادی کے لیے لڑکے میں ناپید خصوصیات گنوانا کیسا؟

جھوٹے Documents بھی بن جاتے ہیں! ظاہر ہے جب دُنیا بھر میں جعلی نوٹ چھپ سکتے ہیں تو جعلی Documents بنانا کون سا مشکل کام ہے؟ اگرچہ جعلی نوٹ آرام سے نہیں بنتے مگر پیسا پھینک تماشا دیکھ والا مُعاملہ ہوتا ہے۔ اِسی طرح رِشوتیں دے کر، جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر یا تعلقات کا غَلَط اِستعمال کر کے کیا نہیں بنتا؟ جھوٹے Documents، جعلی سندیں اور دو نمبر کاغذات سب بن رہے ہوتے ہیں حتّٰی کہ اگر معلوم ہو کہ فلاں جگہ فلاں سند پر نوکری ملے گی تو مِن و عَن وہی جعلی سند بنالی جاتی ہے بلکہ اس کی بنیاد پر آدمی نوکری پر بھی لگ جاتا ہے! آج کل دُنیا میں یہ سب چل رہا ہے حالانکہ یہ سب حرام دھوکا اور جھوٹ ہے۔ بس اللہ کریم ہم سے راضی ہو جائے اور ہمیں جہنم سے

www.dawateislami.net

آزادی کی سند عطا فرما دے کہ یہ سند سچی سند ہوتی ہے، اس کی جھوٹی سند نہیں بن سکتی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بے تاب آرزو اور تمنا تو یہ تھی:

تمنا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چِٹّھی ملی ہے (حدائقِ بخشش)

یہ چِٹّھی واقعی کام کی چِٹّھی ہو گی۔ بہر حال اگر کوئی محنت کر کے کسی چیز کی سچی اور اصلی سند حاصل کرتا ہے تاکہ دُنیا میں اس کے کام آسکے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

کیا لڑکیاں اپنی عمر کم بتا سکتی ہیں؟

سُوال: کیا لڑکیاں اپنی عمر کم بتا سکتی ہیں؟[1]

جواب: بعض اوقات لڑکیاں یا ان کے گھر والے جھوٹ بولتے ہیں اور زیادہ عمر والی کو کم عمر کا بتاتے ہیں تاکہ یہ جوان معلوم ہو یا اس کو بآسانی نوکری مل جائے۔ لڑکیوں کی عمر اتنی کم بتائی جاتی ہے گویا ان کی عمر بڑھتی ہی نہ ہو حتّٰی کہ اگر کسی بوڑھی عورت کو بڑھیا کہہ دیا جائے تو وہ ناراض ہو جاتی ہے یاد رکھیے! اگر لڑکیاں یا ان کے گھر والے جھوٹ بول کر ان کی عمریں کم بتائیں گے تو گناہ گار ہوں گے کیونکہ جھوٹ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، لٰہذا اگر کوئی عمر پوچھے تو صحیح عمر بتانی چاہیے۔ ہاں! اگر غَلَط فہمی کی وجہ سے غَلَط عمر بتا دی تو اس کو گناہوں بھرا جھوٹ نہیں کہا جائے گا۔

ناچ گانے کے بغیر شادی کا کیسے پتا چلے گا؟

سُوال: آج کل لوگوں کا یہ ذہن بن گیا ہے کہ شادی کے موقع پر جب تک دو دن پہلے ناچ گانا یا ڈانس پارٹی نہیں ہو گی یا گانے نہیں بجیں گے تو پتا کیسے چلے گا کہ ہمارے یہاں شادی ہے؟ اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: کارڈ دینے سے شادی کا پتا چل جائے گا، رہی سہی کسر ولیمے کی دیگیں پوری کر دیں گی، بلکہ میوزک کی آواز محدود حصے میں رہے گی اور کھانے کی خوشبو دور دور تک جائے گی۔ نیز دعوت دینے سے بھی کافی سارے لوگ آجائیں گے اور

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

نکاح کے وقت بھی کافی مجمع ہو گا جس سے پتا چل جائے گا کہ شادی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا چاہتے ہیں؟ کیا یہ عقل میں آنے والی بات ہے کہ ہیجڑوں اور گھر کی بہو، بیٹیوں کو نچوا کر بتایا جائے کہ شادی ہو رہی ہے؟ یہ ہی حرکتیں رہیں تو مَرنے کے بعد پتا چلے گا کہ شادی کی ہے یا قبر میں آگ بھری ہے! اللہ کریم مَرنے سے پہلے سچی توبہ نصیب کرے۔

کیا سلیقہ مند کتا گھر میں رکھ سکتے ہیں؟

سُوال: سلیقہ مند کتا گھر میں رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (وِیڈیو دِکھا کر سُوال کیا گیا جس میں ایک کتا کمرے میں داخل ہو کر سارے کام سلیقے سے کر رہا تھا)

جواب: اس کا سلیقہ بھی کمال کا ہے یقیناً اس کو سکھایا گیا ہو گا جبھی اس نے یہ سارے کام کر لیے ہیں لیکن کبھی کبھی یہ پیشاب وغیرہ بھی کر دیتا ہو گا۔ بہر حال کتا کتنا ہی سلیقے مند کیوں نہ ہو جائے اس کا نام کتا ہی رہے گا اور حدیثِ پاک میں ہے: جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رَحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (1) لٰہذا گھر میں کتا نہیں رکھ سکتے۔ البتّہ اِس کتے کے سلیقے سے اُن والدین کو دَرس حاصل کرنا چاہیے جو اپنے بچوں کو سلیقہ نہیں سکھاتے اور ان کے بچے گھر میں آتے ہی اپنی چیزیں بے ترتیب رکھتے ہیں، کبھی کپڑے اتار کر اِدھر اُدھر ڈال دیتے ہیں تو کبھی دونوں پیروں کی چپلیں مختلف جگہوں پر پھینک دیتے ہیں اور بعد میں ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ یہ سب چیزیں بچوں کو سکھانا پڑتی ہیں، ظاہر ہے جب سکھانے سے کتا، بندر بھالو وغیرہ سیکھ سکتے ہیں تو اِنسان کے بچے کیوں نہیں سیکھ سکتے؟ ہمیں بھی اپنے بچوں کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دُرُست آداب سکھانے چاہئیں، انہیں بتانا چاہیے کہ بستر کس طرح لپیٹ کر رکھا جاتا ہے، کپڑے کس طرح تہہ کیے جاتے ہیں، جوتے کس جگہ رکھنے ہوتے ہیں، نیز بے ترتیبی کے نقصانات سے بھی آگاہ کرنا چاہیے کہ جب چیزیں ترتیب اور سلیقے سے نہیں رکھی جاتیں تو بعد میں وقت پر نہیں ملتیں اور بہت تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے اور کبھی کبھی کسی ضَروری چیز کے بغیر ہی گزارا کرنا پڑتا ہے۔

بعض بڑے حضرات بھی بے ترتیبی کا شِکار نظر آتے ہیں اور اپنی چیزیں اِدھر اُدھر رکھ کر بھول جاتے ہیں، وہ بھی

---

(1) ...... بخاری، کتاب المغازی، ١٢-باب، ٣/١٩، حدیث: ٤٠٠٢۔

www.dawateislami.net

اپنے اندر سلیقہ پیدا کریں اور ہر چیز کے رکھنے کی ایک جگہ مخصوص کرلیں پھر وہ چیز اسی جگہ پر رکھیں تاکہ خود بھی پریشان نہ ہوں اور گھر کے کسی دوسرے فرد کو اس چیز کی ضرورت پڑے تو وہ متعلقہ مقام سے بآسانی اُٹھالے، اِس طرح سب کو آسانی ہوگی اور چیزیں ڈھونڈنا نہیں پڑیں گی۔

اگر کسی نامعلوم پرندے کی بِیٹ پڑی ہو تو وہ پاک سمجھی جائے یا ناپاک؟

سُوال: بعض اوقات گاڑی کی چھت پر پرندوں کی بِیٹیں پڑی ہوتی ہیں جن کو گیلے کپڑے سے صاف کیا جائے تو کپڑا بھی آلودہ ہوجاتا ہے، لیکن ان بِیٹوں کے بارے میں پتا نہیں ہوتا کہ یہ حرام پرندے کی ہیں یا حلال کی تو جب تک ہمیں یقینی معلومات نہ ہوں تو یہ بِیٹیں ہمارے حق میں پاک ہوں گی یا ناپاک؟

جواب: ہر حلال پرندے کی بِیٹ پاک نہیں ہوتی جیسے مُرغی حلال ہے مگر اس کی بِیٹ نجاستِ غلیظہ ہے۔[1] اِس مسئلے پر مفتی اعظم پاکستان وقارُ الدِّین قادری صاحب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے میری خود بات ہوئی تھی کہ اِس طرح کی صورتِ حال میں کیسے معلوم ہو کہ یہ بیٹ کس پرندے کی ہے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ جہاں جو پرندے زیادہ ہوتے ہوں بِیٹ بھی ان ہی پرندوں کی سمجھی جائے جیسے کسی جگہ کبوتر ہوں چاہے اُڑ رہے ہوں یا بیٹھے ہوئے ہوں وہاں جو بیٹ ہوگی وہ ان ہی کی ہوگی اسے خواہ مخواہ چیل کوّے کی کہنا قرینے کے خلاف ہے۔ اِسی طرح جہاں وہ کار کھڑی ہے جس کا ذِکر سُوال میں ہوا تو دیکھ لیا جائے کہ اس جگہ کن پرندوں کی کثرت ہے، اگر کبوتر زیادہ ہوں تو بیٹ کبوتر کی سمجھی جائے اگر چیل کوّے زیادہ ہوں تو چیل، کوّوں کی سمجھی جائے۔

بعض اوقات بہت سارے کوّے ایک ساتھ جمع ہوجاتے ہیں ان کی بیٹ بھی ناپاک ہوتی ہے۔ اِسی طرح چیل کی بیٹ بھی ناپاک ہوتی ہے۔[2] اگر یہ کہیں بیٹ کردیں اور وہ سوکھ جائے تو اچھی طرح کھرچ دینے سے وہ جگہ پاک ہو جائے گی مثلاً کار کے شیشے پر بیٹ کردی اور شیشے پر دَراڑیں نہیں ہیں بالکل صاف اور پلین ہے تو بیٹ کو کھرچ دیں وہ شیشہ

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و احکامہ، الفصل الثانی فی الاعیان النجسۃ، ۱/۴٦۔

2 ...... نورالایضاح، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس و الطھارۃ عنھا، ص ۱۰۱۔ بہارِ شریعت، ۱/۳۹۱، حصہ ۲۔

پاک ہو جائے گا اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی جگہ جوڑ ہے یا Scratches پڑے ہوئے ہیں یا کوئی جگہ زنگ آلُود ہو گئی ہے یا کلر اکھڑ گیا ہے تو یہ صرف پونچھنے سے پاک نہیں ہو گی کیونکہ نجاست اس کے کناروں یا دَرمیان کے گیپ میں چلی جاتی ہے اور پُونچھنے کے باوجود اس کا اثر باقی رہتا ہے ایسی جگہ کو دھونا پڑے گا۔ چنانچہ بہارِ شریعت جلد اَوَّل صفحہ نمبر 400 پر مسئلہ نمبر 30 اور 31 ہے: لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ کہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار، نجس ہو جائے یعنی ناپاک ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی۔ اور اس صورت میں نجاست کے دَلدار یعنی گاڑھے یا پتلے ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوں ہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ آئینے اور شیشے کی تمام چیزیں جیسے کانچ کا گلاس، چشمے کا گلاس اور آئینہ وغیرہ نیز چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مَسام نہ ہوں، مَسام بہت باریک سوراخ کو کہتے ہیں جن چیزوں میں مسام ہوتے ہیں وہ پانی کو اپنے اندر جذب کرتی ہیں تو جن میں مَسام نہ ہوں وہ کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ نجاست کا اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جائیں گی۔ (1)

پانی اِحتیاط سے اِستعمال کیجیے

سُوال: فی زمانہ پانی کی کمی کا سامنا ہے اس کے باوجود کئی لوگ بے تحاشا پانی بہاتے ہیں بلکہ ضائع کرتے ہیں ان کے لیے کچھ ہدایات بیان فرما دیجیے۔ (2)

جواب: آج کل جس بے دردی سے پانی ضائع کیا جاتا ہے اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ! کوئی چیز دھونی ہو تو اتنے زور دار پریشر کے ساتھ پانی بہایا جاتا ہے کہ اس کو بے باکی سے ہی تعبیر کیا جائے گا۔ نیز مَساجد یا گھر دھونے کے نام پر بھی بے دریغ پانی

---

(1) ...... فتاویٰ ھندیة کتاب الطھارة، الباب السابع فی النجاسة و احکامھا، الفصل الاول فی تطھیر الانجاس، ۱/۴۳۔

(2) ...... یہ اور اس کے بعد والے تین سُوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

ضائع کیا جاتا ہے بلکہ وضو کرنے کے لیے بھی اتنے پریشر سے نل کھولتے ہیں کہ پانی گِرنے کی آواز گویا آدھے میل تک سنائی دیتی ہے، حتّٰی کہ اگر ایک چمچہ بھی دھونا ہو تو اچھا خاصا پانی ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والوں کو کوئی خوف یا قیامت کا ڈر نہیں ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ قیامت کے دِن اس کا کیا جواب دیں گے؟ یاد رَکھیے! قیامت کے دِن حساب صرف اس مُباح کام کا دینا ہو گا جس کے کرنے میں اچھی نیت نہیں کی گئی، ناجائز کام کا کوئی حساب نہیں ہو گا اس پر بِلا حساب عذاب ہو گا کیونکہ ناجائز کام گناہ ہے اور گناہ پر عذاب ہی ہوتا ہے۔(1)

کیا وُضو میں بھی اِسراف ہوتا ہے؟

سُوال: کیا وُضو کرتے ہوئے بھی پانی ضائع ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر کوئی شخص نفل نماز کے لیے وُضو کر رہا ہے یا ویسے ہی باوضو رہنے کے لیے وُضو کر رہا ہے اگرچہ یہ ایک مُسْتَحَب کام ہے اس پر ثواب ملے گا اور نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہو گا، لیکن اگر یہ وُضو کرنے کے لیے بیٹھے اور پہلے نل کھولے پھر آستینیں چڑھائے اس کے بعد مِسواک منہ میں ہلکی سی مس کر کے نل کے نیچے دھوتا رہے اور اس دَوران مسلسل پانی بھی بہتا رہے تو اس کو پانی کا ضیاع ہی کہا جائے گا۔ میں نے کئی لوگوں کو دَورانِ وُضو بے تحاشا پانی بہاتے ہوئے دیکھا ہے، بعض لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو پانی کے ضائع ہونے کا اِحساس تک نہیں ہوتا، اگر انہیں سمجھایا جائے کہ جناب! دَورانِ وُضو نل تھوڑا کھولیں تو شاید ان کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ تھوڑا نل کھولنا کسے بولتے ہیں اور زیادہ کھولنا کس کو! ہاں انہیں پیسوں کا ضَرور پتا ہو گا کہ تھوڑے کس کو بولتے ہیں اور زیادہ کس کو! حالانکہ پانی پیسوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ پانی کی قیمت سمجھنی ہے تو یوں تصور کیجیے کہ آپ کسی ویرانے میں ہیں اور آپ کے پاس ایک سونے کی اینٹ بھی ہے لیکن پانی نہیں ہے اور آپ کو شِدَّت کی پیاس لگ رہی ہے جس کی وجہ سے آپ کی جان پر بن گئی ہے۔ اب آپ جان بچانے کے لیے سونے کی اینٹ دے کر بھی پانی لینے کی کوشش کریں گے کہ کوئی یہ اینٹ لے لے اور بدلے میں ایک گلاس بلکہ

---

1 ...... جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حَلَالُهَا حِسَابٌ وَّ حَرَامُهَا عَذَابٌ یعنی اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (مسند الفردوس، باب المیم، ۲/۲۹۷، حدیث: ۲۲۳۹)

آدھا گلاس پانی پلا دے تاکہ میں اپنی جان بچا لوں۔

پوری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی!(حکایت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کچھ لوگ حاضر تھے کسی نے پانی پینے کے لیے لیا اور پی کر آدھا گلاس پھینک دیا۔ اس کا مطلب ہے پانی بچا کر پھینکنے کی بیماری کافی پہلے کی ہے، آج کل بھی لوگ تھوڑا سا پانی پی کر پھینک دیتے ہیں۔ بہر حال اس کے پانی پھینکنے پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مَدَنی پھول دیتے ہوئے سمجھایا اور ایک واقعہ بیان فرمایا: ہارون رشید کی خدمت میں عُلَمائے کِرام موجود ہوتے تھے، ایک دِن ہارون رشید کو پیاس لگی، پینے کے واسطے پانی منگایا، پینا چاہتے تھے کہ ایک عالِم صاحب نے فرمایا: ٹھہریئے! پہلے یہ بتایئے کہ اگر آپ کسی لق و دق صحرا (یعنی چٹیل میدان) یا کسی جنگل و بیابان میں ہوں اور ایسی پیاس لگے جیسی اس وقت لگ رہی ہے لیکن پینے کے لیے پانی نہ مل رہا ہو اور آپ کی جان پر بن جائے تو یہ پانی آپ کتنی قیمت دے کر خریدیں گے؟ ہارون رشید نے کہا: آدھی سلطنت یعنی آدھی حکومت دے کر پانی لوں گا اور اپنی جان بچاؤں گا۔ جواب سن کر اُن عالِم صاحِب نے کہا پانی پی لیجیے۔ جب ہارون رشید نے پانی پی لیا تو عالم صاحب نے پھر فرمایا: جو پانی ابھی آپ نے پیا ہے اگر اندر ہی رہ جائے اور پیشاب کے ذَریعے باہر نہ نکلے اور اب آپ کی جان پر بن جائے تو اس کے علاج پر کتنا خرچ کرنے کے لیے تیار ہوں گے؟ ہارون رشید نے جواب دیا: مجھے اپنی پوری سلطنت بھی دینی پڑ جائے تو میں دے دوں اور اپنی جان بچاؤں۔ اُن عالِم صاحب نے فرمایا: بادشاہ سلامت! آپ اپنی اس حکومت پر جتنا چاہیں ناز کر لیں اس کی قیمت یہ ہے کہ ایک بار پانی کے گلاس پر آدھی بک جائے اور دوسری بار علاج پر پوری بک جائے۔[1]

واقعی پانی کی قدر وہاں ہوتی ہے جہاں پانی کی تنگی ہو، ہمیں اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر نہیں ہے۔ پانی کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہے لہٰذا جب بھی وُضو کرنے لگیں تو نل اتنا کھولیں جتنی ضَرورت ہے، زیادہ کھولنا اور پانی ضائع کرتے رہنا خطرناک ہے اور پھر مسجد یا مدرسے کا پانی جو وقف کا ہوتا ہے اسے ضائع کرنا اور بھی زیادہ سخت ہے، اس کے مَسائل

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷۵-۳۷۶۔ تاریخ الخلفاء، عهد بنی امية، الرشيد هارون بن المهدی بن المنصور، ص ۲۳۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

بھی بہت ہیں، ہوسکتا ہے لوگ اپنے گھر میں پانی کم خرچ کرتے ہوں مسجد میں زیادہ کرتے ہوں۔ گھر میں بھی جب نہاتے ہوں گے توشاور کے ذَریعے کتنا کتنا پانی ضائع کر دیتے ہوں کسی کو کیا پتا!

پانی ضائع کرنے کے نقصانات

سُوال: پانی ضائع کرنے سے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟ بیان فرما دیجیے۔

جواب: پانی کے بے جا اِستعمال کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے اور ماہرین نے Global Warming (عالمی طور پر خطرے سے آگاہ کرنے) کی خبریں بھی دی ہوئی ہیں، اب خدا جانے یہ باتیں کہاں تک دُرُست ہیں۔ اگر ان کی دی ہوئی خبریں دُرُست ثابت ہوئیں تو کافی آزمائش ہو سکتی ہے۔ شاید ہم اس وقت تک زندہ نہ رہیں لیکن جو لوگ ہوں گے ان کو پتا چلے گا کہ نعمتوں کی قدر کتنی ضَروری ہے۔ اللہ کریم ہم کو دونوں جہانوں میں عافیت نصیب فرمائے، ہمارے پانی، ہماری غِذا، ہمارے اناج کے ایک ایک دانے کی حفاظت فرمائے اور ہم بھی اس اناج کو ضائع نہ کریں بلکہ بوٹی کے ایک ریشے کو بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ یاد رکھیے! اگر یہ چیزیں ضائع کیں تو قیامت کے دِن حساب نہیں دیا جاسکے گا، نہ جہنم کا عذاب بَرداشت ہو سکے گا، اپنی آخرت کی فکر کریں اور خود کو اِسراف سے بچائیں۔ پانی، بجلی وغیرہ ہر چیز میں اِسراف ہوتا ہے، ان چیزوں کو اِستعمال کرنے میں احتیاط کریں۔

پانی کی بچت کرنے کے طریقے

سُوال: ابھی آپ نے پانی کے حوالے سے مَدَنی پھول ارشاد فرمائے اگر پانی کی بچت کرنے اور اِسراف سے محفوظ رہنے کا کوئی طریقہ یا حل بھی اِرشاد فرمادیں گے تو مزید آسانی ہو جائے گی۔

جواب: اگر ذہن ہو گا تو بندہ خود بخود بچت کی صورت نکال لے گا اور پانی کو ضائع ہونے سے بچائے گا مثلاً اگر صابن سے کوئی کپڑا دھویا جاتا ہے تو اس کے جھاگ نکالنے کے لیے اس کو نَل کے نیچے دھوتے ہیں لیکن اس طرح پانی بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پھر یہ پانی ضائع بھی کر دیا جاتا ہے، پانی کم اِستعمال ہو اور بعد میں کار آمد بھی ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کپڑے کا پھَین یا جھاگ نکالتے وقت اس کے نیچے ایک برتن رکھ لیا جائے تو سارا پانی اس برتن میں جمع ہو جائے

www.dawateislami.net

گا پھر اسی پانی میں دیگر کپڑوں کو ڈِبو کر جھاگ نکال کر ان کپڑوں کو پانی کی ہلکی دھار سے کھنگالا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی جمع شدہ پانی کو کسی نہ کسی اِستعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ بہر حال اگر بچت کا ذہن ہو گا تو اور بھی کئی طریقے اِختیار کیے جاسکتے ہیں۔ میں نے کئی بار ایسا کیا ہے لیکن دُشواری کی وجہ سے اِستقامت نہیں مل سکی۔ اِسی طرح گھر میں وُضو کرتے ہیں تو اَعضائے وُضو سے صاف ستھرا پانی بہتا ہے اگرچہ وہ پانی مستعمل ہے لیکن اس کو واش روم میں اِستعمال کیا جاسکتا ہے۔ میں نے سینکڑوں بار یہ پانی اِس طرح اِستعمال کیا ہو گا۔ ایسا کرنے کا عُلَمائے کِرام نے حکم نہیں فرمایا کیونکہ اس میں کافی تکلّف ہے کہ لوگ وُضو خانے پر کس طرح پانی بچائیں گے، بڑے بڑے پتیلے بالٹیاں کس طرح وہاں رکھی جائیں گی یہ بہت ہی مشکل ترین کام ہے، لیکن میں پھر بھی اپنے طور پر ایسا کرتا تھا۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ جب انسان کا بچت کرنے کا ذہن بن جائے تو طریقے خود ہی آجاتے ہیں۔

گیزر سے گرم پانی آنے تک ٹھنڈا پانی ضائع کرنا کیسا؟

سُوال: سردیوں کے موسم میں عام طور پر گرم پانی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے لیے گیزر وغیرہ رکھے جاتے ہیں، بعض اوقات گیزر دور ہونے کی وجہ سے یا کافی دیر سے نل نہ کھلنے کی وجہ سے گرم پانی فوراً نہیں آتا اس سے پہلے لائن میں موجود ٹھنڈا پانی آتا ہے کچھ دیر بعد گرم پانی آتا ہے، بعض لوگ گرم پانی آنے تک نل کھلا رکھتے ہیں اور سارا ٹھنڈا پانی ضائع ہو رہا ہوتا ہے، اس حوالے سے کچھ ارشاد فرما دیجیے۔

جواب: ظاہر ہے یہ بھی پانی کا ضیاع ہی ہے۔ میرے وُضو خانے کے نل میں بھی شروع میں ٹھنڈا پانی آتا ہے اس کے بعد گرم آتا ہے تو میں نے ٹھنڈے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کچھ برتن رکھے ہوئے ہیں میں وہ پانی ان میں بھر لیتا ہوں اور ایک قطرہ بھی ضائع کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، جب ٹھنڈا پانی ختم ہو جاتا ہے تو گرما گرم پانی مل جاتا ہے۔ جو پانی برتن میں جمع ہوا ہوتا ہے میں اسے واش روم میں اِستعمال کر لیتا ہوں۔ خود تو یہ کام کرسکتے ہیں لیکن چونکہ گھر میں سب مل کر رہتے ہیں تو ان کا بھی ذہن بنانا چاہیے، ہو سکتا ہے پہلے سے کسی کا ذہن بنا ہوا ہو آپ کے مزید تربیت کرنے سے وہ عمل بھی شروع کر دے، نیت صاف منزل آسان۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے سب سے پہلے بیان کا موضوع

سُوال: آپ نے سب سے پہلا بیان کس موضوع پر کیا تھا؟

جواب: مجھے اِسراف سے بچنے کا ایسا جذبہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی کا جو سب سے پہلا مذہبی بیان کیا اس کا موضوع ہی اِسراف اور فضول خرچی تھا اگرچہ اس وقت دعوتِ اسلامی نہیں بنی تھی، میرا ابھی لڑکپن ہی تھا، پھر بھی میں نے اپنے بیان کا یہی موضوع لیا تھا۔ اللہ کریم ہمیں اِسرف اور فضول خرچی سے بچائے۔ اگر ہم کفایت شعاری سیکھ لیں تو اس کی برکت سے ہمارے کافی مَسائل حل ہو جائیں، نہ پانی کی تنگی ہو نہ اناج کی کمی، نہ مہنگائی ہو نہ معاشی پریشانیاں اس کے علاوہ بھی کئی چیزوں سے بچت ہو جائے۔

امیرِ اہلِ سنَّت کی وِلادت کہاں ہوئی اور بچپن کیسے گزرا؟

سُوال: آپ کی وِلادت کس شہر میں ہوئی؟

جواب: میری وِلادت کراچی کے کاغذی بازار میں موجود مصطفےٰ مسجد کے قریبی کسی گھر میں ہوئی تھی۔ اس گھر کا نام ”اندھیرا گھر“ تھا، ظاہر ہے اس وقت بجلی وغیرہ کی اتنی سہولت نہیں ہوتی تھی اس وجہ سے یہ نام رکھ دیا گیا ہو گا۔ پھر جب چھ مہینے کی عمر ہوئی تو اولڈ سٹی ایریا کے علاقے کو گلی بادامی مسجد کے پاس ایک گھر میں شفٹ ہو گئے اور وہیں میرا بچپن گزرا، وہیں میں جوان ہوا، وہیں میری شادی ہوئی اور شاید دو بچے بھی وہیں ہوئے۔

اللہ پاک کا مجھ پر بڑا کرم ہوا کہ مجھے محلے میں غوث پاک کے ماننے والوں کی مسجد ملی، مسجد کے امام صاحب اور کمیٹی دونوں ہی غوث پاک کے ماننے والے تھے۔ جب سے ہوش سنبھالا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ کی آوازیں کانوں میں رس گھولتی رہیں، نعت شریف سنتا رہا۔ 12 رَبیع الاول شریف کو بال مبارک کی زیارت کے اعلانات ہوتے تھے میں وہاں جاتا تھا، اس طرح مجھے اپنے محلے میں ہی مذہبی ماحول مُیسر آیا۔ میرے بڑے بھائی صاحب مجھے اس مسجد میں نماز کے لیے لے جاتے تھے، میری والدہ مجھے فجر کی نماز کے لیے اُٹھا کر بھائی کے ساتھ نماز کے لیے بھیج دیتی تھیں۔ یوں میں نے بچپن سے ہی مسجد کا راستہ دیکھا، ”یا رسولَ اللہ“ کی صدائیں سنیں، ”یا غوث پاک“ کے نعرے سنے، جشنِ ولادت کی

www.dawateislami.net

دھومیں دیکھیں اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کے ساتھ مل کر جشنِ ولادت کی دھومیں مچا رہا ہوں۔ اسی وجہ سے میں ایک مشورہ دیتا ہوں کہ جب بھی گھر لیں تو ایسے محلے میں لیں جہاں قریب میں ایسی مسجد ہو جیسی میں نے بیان کی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارے بچے ان مسجدوں میں جائیں گے تو عشقِ رسول کی شمع جلتی رہے گی ورنہ اس کے بجھ جانے کا خطرہ ہے۔

وَسوسے اور ان کا علاج

سُوال: وسوسے کا علاج بتا دیجیے۔

جواب: وَسوسے آئیں تو ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم“ اور سورۂ فلق و سورۂ ناس پڑھیں۔ وسوسہ دور کرنے کا ایک طریقہ اس کی طرف توجہ نہ دینا بھی ہے کہ اس کے بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیں اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ شیطان ناکام و نامراد لوٹے گا۔ مکتبۃُ المدینہ نے 58 صفحات پر مشتمل ”وسوسے اور ان کا علاج“ کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے۔[1] میرے عِلم کے مطابق ایسا رِسالہ نہ پہلے کسی نے لکھا ہے نہ کسی نے چھاپا ہے۔ یہ ایک اچھوتا رِسالہ ہے جس کی ہر انسان کو ضرورت ہے کیونکہ کوئی بھی شخص وَسوسہ پُروف نہیں ہوتا لہٰذا یہ رِسالہ سب کو پڑھنا چاہیے۔

آسمانی کتابوں کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

سُوال: قرآن سب سے افضل کتاب ہے اس کے علاوہ دِیگر آسمانی کتابوں کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: ساری آسمانی کتابوں اور اللہ پاک کا جتنا کلام ہے اس کے ایک ایک حرف پر اِیمان لانا ضروری ہے۔ انجیل اللہ پاک کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس پر بھی اِیمان لانا ضَروری ہے لیکن اب انجیل میں تحریف ہو چکی ہے تو اس کے تحریف شدہ حصے پر اِیمان نہ لانا ضَروری ہے۔ تورات شریف، زبور شریف اور ان چار کتب کے علاوہ جو صحائف نازل ہوئے اور جو کچھ اللہ پاک کا کلام ہے ہم اس کے حق اور سچ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔[2]

---

1 ...... ”وسوسے اور اُن کا علاج“ یہ امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا رسالہ ہے جس میں آپ نے وسوسوں سے متعلق اہم معلومات ذِکر فرمائیں ہیں مثلاً وسوسوں کے جُدا جُدا انداز، اللہ پاک کے بارے میں وَسوسے، خطرناک وسوسے، وسوسوں سے اِیمان نہیں جاتا، وسوسے کا قرآنی علاج وغیرہ۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۰-۳۱، حصہ ۱: ملخصاً۔

www.dawateislami.net

زندگی کا سکون کہاں تلاش کریں؟

سُوال: میری زندگی میں سکون نہیں ہے، خوشی بہت دیر سے آتی ہے اور جلدی چلی جاتی ہے! اِس بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: بعض لوگوں کو یہ خوش فہمی ہوتی ہے کہ میں نے تو کبھی کسی کا کوئی بُرا نہیں چاہا، میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، میں تو تلاوت بھی کرتا ہوں، میں تو لوگوں کی بھلائی چاہتا ہوں، آخر مجھ سے ایسی کیا خطا ہو گئی ہے کہ میرے ساتھ بُرا ہوتا ہے اور سکون نہیں ملتا! یہ مجھے کس چیز کی سزا مل رہی ہے؟ یہ بالکل غَلَط سوچ ہے، بندے کو چاہیے اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھے اور اپنی خطاؤں کو دیکھے اور اپنے کِردار کا جائزہ لے۔ صبح اُٹھنے سے لے کر رات کو سونے تک کتنے کام اللہ پاک کو خوش کرنے والے کرتا ہے اور کتنے ناراض کرنے والے؟ صبح نیکیوں والی ہوتی ہے یا نہیں؟ نمازوں کا کچھ ٹھکانا ہے یا نہیں؟ نماز کی جماعت کا کیا حال ہے؟ کہیں صبح اٹھتے ہی شیو تو نہیں بناتے؟ اگر بناتے ہیں تو یہ خطا نہیں سیدھا سیدھا حرام کام ہے[1] جو صبح اُٹھتے ہی کرتے ہیں، پھر باہر نکل کر کتنی بے پردہ عورتوں کو دیکھتے ہیں؟ روزگار کے لیے جاتے ہیں تو کتنی حلال کی کمائی کرتے ہیں اور کتنا حرام کماتے ہیں؟ اگر تاجر ہے تو تجارت کے بارے میں کتنا فرض علم سیکھا ہوا ہے؟ جن مَسائل کا سیکھنا ضَروری ہے وہ سیکھے ہیں یا نہیں؟ سود کی کمائی میں تو مبتلا نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ سود کی کمائی کرتا رہے اور بعد میں کہہ دے مجھے معلوم نہیں تھا کہ سود ہے، یہ عُذر قبول نہیں ہو گا۔ کون سے ملک کی کرنسی کا کیا ریٹ چل رہا ہے، کون سا آئٹم کب مہنگا ہو گا، کب سستا ہو گا یہ سب پتا ہے، نہیں پتا تو تجارت کے مَسائل نہیں پتا، سود کس طرح ہوتا ہے یہ نہیں پتا، حالانکہ یہ سب معلوم ہونا ضَروری ہے،[2] یہ سب کچھ کتابوں میں لکھا ہوا ہے اس کو پڑھیں اور عمل کریں۔ اس طرح اپنا جائزہ لیں اور سوچیں کہیں مجھے اپنی ہی غَلَطیوں کی وجہ سے تو بے سکونی میں مبتلا نہیں کیا گیا؟ بالفرض اگر کوئی واقعی نیک و پرہیز گار ہے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۰۔

2 ...... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علمِ دِین سیکھنا اِس قدر کہ مذہبِ حق سے آگاہ ہو، وضو، غسل، نماز، روزے وغیرہا ضروریات کے احکام سے مطلع ہو، تاجر تجارت، مزارع زراعت، اجیر اجارے، غرض ہر شخص جس حالت میں ہے اس کے متعلق احکامِ شریعت سے واقف ہو، فرض عین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۴۷)

www.dawateislami.net

اور وِلایت کا تاج سجائے ہوئے ہے تو وہ ہر گز بے سکونی کا شکوہ نہیں کرے گا، وہ خاموش رہے گا اور خود کو ہمیشہ ذِکرِ الٰہی میں مشغول رکھے گا کیونکہ اس کو معلوم ہو گا کہ قرآن پاک میں ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ۲۸﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: ”سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔“ یعنی اگر نیکیوں کی طرف رجوع کرے، خوب نیکیاں کرتا رہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ بے سکونی دور ہو جائے گی۔

بے سکونی کی ایک وجہ نفسیاتی اثر بھی ہے کہ بعض اوقات اِنسان کا ذہن بن جاتا ہے کہ مجھے سکون حاصل نہیں ہے، میری زندگی بے سکونی کا شکار ہو کر رہ گئی ہے، میں نے کبھی خوشی نہیں دیکھی، تھوڑی بہت خوشی آتی بھی ہے تو فوراً چلی جاتی ہے حالانکہ ان خیالات کی وجہ سے پریشان ہونے کی ضَرورت نہیں ہے، جب کبھی ایسا خیال آئے تو سوچیں کہ یہ سب چیزیں تو زندگی کا حصہ ہیں، زندگی میں جہاں خوشی آتی ہے وہیں غم بھی آتے ہیں بلکہ غم تو آنے چاہئیں، اگر غم نہیں ہوں گے تو بندہ غافل ہو جائے گا، غم ہوتے ہیں تو لوگ خدا کو یاد کر لیتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں تو ہمیشہ خوش رہے کبھی غم آئے ہی نہیں اور مَرنے کے بعد نَعُوْذُ بِاللہ جہنم میں ڈال دیا جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو کہیں کے نہیں رہیں گے۔ ایک حدیثِ پاک میں اِس طرح کا مضمون بھی ہے [2] کہ ”اِنسان نے دُنیا میں کتنا ہی عیش کیا ہو حتّٰی کہ کبھی بھی غم کا منہ نہ دیکھا ہو، جب اس کو جہنم کا ایک جھونکا دیا جائے گا تو یہ ساری خوشیاں بھول جائے گا اور پکار اُٹھے گا کہ خوشی کیا ہوتی ہے؟ عیش کس چیز کا نام ہے؟ میں نے تو کبھی یہ دیکھی ہی نہیں! اِسی طرح بندۂ مؤمن کہ جس کو واقعی کبھی خوشی

---

1 ...... پ۱۳، الرعد: ۲۸۔

2 ...... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دِن اہلِ جہنم میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا کہ جو دُنیا میں ناز و نعمت والوں میں سے تھا اور اسے جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا: ”اے ابنِ آدم! کیا کبھی تو نے کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت حاصل ہوئی تھی؟“ وہ کہے گا: ”اللہ کی قسم! نہیں، اے میرے رب۔“ اور (قیامت کے دن) اہلِ جنَّت میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دُنیا میں سخت تنگ دَست تھا، اُسے جنَّت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا: ”اے ابنِ آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی سختی آئی تھی؟ وہ کہے گا: ”اللہ کی قسم! نہیں، اے میرے ربّ! مجھ پر کبھی تنگ دستی نہیں آئی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی ہے۔“

(مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب صبغ انعم اهل الدنیا فی النار...الخ، ص۱۱۵۵، حدیث: ۷۰۸۸)

نہیں ملی ہو گی، ہمیشہ غمگین رہتا ہو گا، صدمے سہتا رہتا ہو گا، مشکلات سے دوچار ہو گا، ساری زندگی پریشانی میں گزاری ہو گی، جب مَرنے کے بعد جنَّت میں جائے گا اور جنتی ہوا کا ایک جھونکا اس کو ملے گا تو کہہ اُٹھے گا کہ صدمہ کیا ہوتا ہے؟ غم کس چیز کا نام ہے؟ میں نے تو یہ چیزیں کبھی دیکھی ہی نہیں!" اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں کبھی غم آ بھی جائیں تو کوئی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں خوشیاں ملیں گی۔

غم تو ایسی چیز ہے جس نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی حاضری دی ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمِ اُمَّت بھی لاحق تھا اور اس کے علاوہ بھی غم حاضر ہوتا تھا اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غمگین ہوتے تو بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض گزار ہوتے: یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ یعنی اے زندہ! اے قائم! میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔[1] اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو پریشانی کے وقت پڑھنے کے لیے یہ دُعا اِرشاد فرمائی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کہ یہ پڑھ لیں اللہ پاک جو چاہے گا وہ پریشانی دور فرما دے گا۔[2]

کیا میوزک میں رُوح کی غِذا ہے؟

سُوال: روحانیت کیا چیز ہے؟ نیز کہا جاتا ہے میوزک رُوح کی غِذا ہے! آپ اِس حوالے سے کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: روحانیت سے متعلق کافی باتیں ہیں، لیکن بعض اوقات روحانیت کے متلاشی بے عمل پیروں کے ہتّھے چڑھ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس بابا کے پاس بہت روحانیت ہے۔ اِسی طرح بعض نادان یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ میوزک میں رُوح کی غِذا ہے۔ اِس حوالے سے عرض ہے کہ میوزک میں رُوح کی غِذا کہاں سے آگئی جبکہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ پاک ہے: مجھے دُنیا میں اِس لیے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آلاتِ موسیقی کو توڑ دوں۔[3] جس نبی کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے وہ پیارے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو یہ فرمائیں کہ میں اِس لیے بھیجا گیا ہوں کہ آلاتِ موسیقی کو

1 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۱-باب، ۵/۳۱۱، حدیث: ۳۵۳۵۔

2 ...... کتاب الدعاء للطبرانی، باب ماجاء فی قول الرجل لاخیہ: جعلنی اللہ فداک، ص۵۴۶، حدیث: ۱۹۶۱۔

3 ...... مسند امام احمد، مسند الانصار، ابی امامۃ الباھلی، ۸/۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱۔

www.dawateislami.net

مٹادوں لیکن ان کے ماننے والے اور ان کے اُمَّتی میوزک کے رَسیا نظر آئیں، انہوں نے قدم قدم پر میوزک لگا رکھا ہو، ان کے موبائل فون کی آواز میں میوزک ہو، ڈور بیل بجائیں تو میوزک ہو، گھر میں داخل ہوں تو میوزک ہو، ان کے بچے چلیں تو جوتے میں میوزک ہو، ان کے بچے سوئیں تو جھولوں میں میوزک ہو، ان کی کار میں میوزک ہو، بس میں میوزک ہو، ہوائی جہاز میں سفر کریں تو میوزک ہو، ایئرپورٹ پر میوزک ہو اَلغرض ہر طرف میوزک ہی میوزک سنائی دیتا ہے! آخر یہ اُمَّت کو ہو کیا گیا ہے؟ خُدارا جس سے بن پڑے وہ اپنے طور پر اِس میوزک کو ختم کرے۔ فون میں میوزیکل ٹیون کیوں لگائی ہوتی ہے حالانکہ اس میں دوسری ٹیون لگانے کا آپشن بھی ہوتا ہے وہ لگائی جائے۔ بالفرض اگر بغیر میوزک کی کوئی ٹیون نہیں ہے تو ایسے موبائل فون سے جان چُھڑالی جائے۔ اگر بچنے کا ذہن ہو گا تو ہزار راستے نکل آئیں گے۔ یادرکھیے! جہاں جہاں میوزک سے بچنا ممکن ہو وہاں بچنا واجب ہے۔[1]

میوزک لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث ہے

رات کی بات ہے میرا دِل چاہ رہا تھا کہ گھر کی کھڑکی کھلی رکھوں لیکن شاید قریب میں کسی جگہ شادی ہو رہی تھی وہاں سے فائرنگ، میوزک اور گانے باجوں کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے غور کیا کہ ان آوازوں سے بچنے کی کوشش کرنا واجب ہے تو میں نے کھڑکی بند کر کے پردہ ڈال دیا جس سے یہ آواز کم ہوگئی اور میری توجہ بھی ہٹ گئی۔ اس طرح شادیوں میں میوزک اور گانے وغیرہ چلانا کتنے لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا سبب بنتا ہو گا، جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کو بالکل بھی اِحساس نہیں ہوتا۔ پھر تکلیف بھی اِس وجہ سے ہوتی ہے کہ میوزک کی آواز سننا گناہ ہے ورنہ میوزک سے نفس کو کہاں تکلیف ہوتی ہے بلکہ نفس کو تو مزہ آتا ہے۔ میں بھی اِنسان ہوں کوئی فرشتہ تو نہیں ہوں میرے ساتھ بھی نفس ہے اور میرے نفس کو بھی مزہ آتا ہے، لیکن یہ ایک ایسا مزہ ہے جو خود بخود آتا ہے اس سے قصداً محظوظ نہیں ہونا بلکہ اس کو ختم کرنا ضروری ہے، اس کے لیے No Entry کا بورڈ لگا ہونا چاہیے۔ ہاں! اگر نعت شریف کی آواز آئے تو بہت اچھا ہے، ظاہر ہے نعت شریف رُوح کی غذا ہے، اِسی طرح تلاوتِ قرآنِ پاک بھی رُوح کی غِذا ہے۔ مگر افسوس اُمَّت یہ اصل غِذا چھوڑ کر

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحة، فصل فی البیع، ۶۵۱/۹۔

www.dawateislami.net

موسیقی اور میوزک میں رُوح کی تسکین ڈھونڈ رہی ہے حالانکہ رُوح کی تسکین صرف اللہ پاک کے ذِکر میں ہے چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے:﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ﴿۲۸﴾ ﴾ترجمۂ کنز الایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔[1]

کیا مچھلی کھانا سنّت ہے؟

سُوال: کیا مچھلی کھانا سنّتِ مُبارکہ ہے؟ نیز کیا آپ نے مدینے کی مچھلی تناول فرمائی ہے؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مچھلی کھانا ثابت ہے۔ کسی سفر میں صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے پاس غِذا کی کمی ہو گئی تھی تو سمندر نے ان کی خوراک کے لیے ایک ٹیلے جتنی عنبر نامی مچھلی ڈال دی جس کو ان حضرات نے تناول فرمایا۔ جب اس کا ذِکر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہو تو مجھے بھی کھلاؤ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ مچھلی تناول فرمائی۔[2] میرے علم میں اس کے علاوہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مچھلی کھانے کی کوئی اور روایت نہیں ہے۔ اس مچھلی کے ملنے کو وہاں موجود تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی کرامت بھی کہا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے مدینے شریف میں مچھلی کھائی ہے۔ اس کو مدینے کی مچھلی ان معنوں میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ مدینے آگئی تھی ورنہ مدینے شریف میں رحمت کا سمندر ہے پانی کا سمندر بظاہر نظر نہیں آتا۔

بچوں کے نام بگاڑنا کیسا؟

سُوال: بعض بچے دوسرے بچوں کے نام بگاڑتے ہیں یا مختلف نام رکھتے ہیں مثلاً کالو، موٹو وغیرہ، کیا ایسا کہنا دُرُست ہے؟ (محمد انس عطاری، طالبِ علم مدرسۃ المدینہ کراچی)

جواب: کالو، موٹو، لمبو، ٹھینگو وغیرہ نام نہ رکھے جائیں، اس سے سامنے والے کا دِل دُکھتا ہے اور پھر اس بچے کا مذاق بھی بن جاتا ہے بلکہ آگے چل کر اس کا نام ہی یہ پڑ جاتا ہے۔ البتّہ بعض قوموں میں "کالو" نام رکھا جاتا ہے، اب یہ معلوم نہیں کہ کالو کالے کو بولتے ہیں یا اس کا کچھ اور معنیٰ لیتے ہیں۔ بہر حال قرآنِ کریم میں ہے:﴿ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ ﴾

---

1 ...... پ۱۳، الرعد:۲۸۔

2 ...... مسلم، کتاب الصید و الذبائح، باب اباحۃ میتۃ البحر، ص۸۲۴، حدیث:۴۹۹۸۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: ”اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔“[1] عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللهُ السَّلَام نے اس کے تحت مثالیں لکھی ہیں جیسے لمبے قد والے کو لمبو کہنا اور چھوٹے قد والے کو ٹھینگو کہنا۔ اس کے علاوہ کافی مثالیں ہیں جو چڑانے کے لیے بولی جاتی ہیں جیسے موٹے شخص کو ”موٹے“ یا ”موٹو“ بول کر اس کا مذاق اُڑاتے ہیں، یہ سخت دِل آزاری والی بات ہے اور جب سامنے والے کی دِل آزاری ہو گی تو ایسا بولنے والا گناہ گار بھی ہو گا۔ لہٰذا اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔ بچوں کے استاد کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اگر کسی بچے پر غصہ آئے تو ایسی کوئی بات نہ کریں جس سے بچے کا نام بگڑ جائے کیونکہ جب استاد ایک بار کچھ بول دے گا تو بچے اس کو بار بار چڑائیں گے یوں وہ سخت آزمائش میں آجائے گا۔

چلتی گاڑی پر لٹکنا کیسا؟

سُوال: بعض بچے چلتی گاڑی کے پیچھے لٹکتے ہیں یا اس پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور گاڑی پر چڑھنا اپنا کمال سمجھتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟ (علی رضا)

جواب: اس میں واقعی رِسک ہے اور یہ بہت خطرناک معاملہ ہے۔ میں نے اپنے بچپن میں دیکھا ہے کہ اونٹ گاڑی یا گھوڑا گاڑی پر مالک کی اِجازت کے بغیر بیٹھ جاتے تھے تو وہ چابک مارتا تھا جس سے گِرنے کا خطرہ ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے کی چیز بغیر اِجازت استعمال کرنا پایا جارہا ہے حالانکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔ ہم بھی اونٹ گاڑی پر بیٹھتے تھے لیکن اجازت لے کر بیٹھتے تھے کیونکہ اونٹ گاڑی خالی جارہی ہوتی تھی اور ہمیں کچھ سفر طے کرنا ہوتا تھا تو ہم اِجازت لے کر اس پر جمپ مار کر بیٹھ جاتے تھے چونکہ اونٹ گاڑی میں کافی خالی جگہ ہوتی ہے تو گرنے کا خطرہ نہیں ہوتا تھا۔

آج کل بچے بلکہ بعض بڑے بھی رکشوں، سوزوکیوں اور بسوں پر لٹک جاتے ہیں۔ ان میں بعض وہ ہوتے ہیں جو اس پر باقاعدہ سفر کر رہے ہوتے ہیں اور بعض مُفت میں لٹکے ہوتے ہیں، اس میں بغیر اِجازت سفر کرنے کے علاوہ اس طرح لٹک کر سفر کرنا خود ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور اس طرح خود کو خطرے میں ڈالنا منع ہے۔ نیز پاؤں رکھنے کی جگہ پر کھڑے ہو کر سفر کرنا بھی منع ہے کیونکہ بس یا ٹرین وغیرہ پر اس طرح کھڑے ہوں گے اور خدا ناخواستہ پاؤں پھسل گیا یا

---

1 ...... پ۲۶، الحجرات: ۱۱۔

www.dawateislami.net

کسی کھمبے سے ٹکرا گئے یا ڈائریکٹ سر کسی چیز سے ٹکرا گیا تو شاید بچنے کی کوئی اُمید نہ رہے کیونکہ کبھی سنا نہیں کہ کوئی اس طرح کسی چیز سے ٹکرایا ہو اور اس کی جان بچ گئی ہو لہٰذا ایسا انداز ہرگز اختیار نہ کیا جائے۔

ساری دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

سُوال: اِنسان کبھی کبھی بہت دُعائیں کرتا ہے لیکن اس کی جائز حاجتیں بھی پوری نہیں ہو رہی ہوتیں، یہ ایسا کیا کرے یا کون سا طریقہ اِختیار کرے کہ اس کی دُعا قبول ہو جائے؟ (عدنان احمد عطاری، کالج ٹیچر)

جواب: اللہ پاک سے مانگنا ترک نہ کرے اور وسوسے نہ پالے۔ بعض اوقات دُعا کے قبول نہ ہونے میں ہماری ہی بھلائی ہوتی ہے اس کو یوں سمجھیے کہ بعض اوقات ماں اپنی اَولاد کو ایسے جملے بولتی ہے کہ اگر وہ واقعی ویسا ہو جائے تو ماں کو خود تکلیف ہو گی مثلاً ”تو پھٹ پڑے، تجھے کیڑے پڑیں“ وغیرہ یہ سب جوش میں آکر بول رہی ہوتی ہے۔ اگر واقعی بیٹا پھٹ پڑے تو اس ماں کا کیا حال ہو گا؟ یہ سب اللہ پاک کی رَحمت ہے کہ بندہ کئی دعائیں مانگتا ہے لیکن جو دعا اس کے حق میں بہتر نہیں ہوتی اللہ پاک وہ پوری نہیں فرماتا اور بندہ سمجھتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی اور کڑھتا رہتا ہے، حالانکہ اس کے حق میں دُعا کا قبول نہ ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔[1] چنانچہ پارہ 2 سورۃُ البقرہ آیت نمبر 216 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ-وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠(۲۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

---

1 ...... رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو مسلمان ایسی دُعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحمی کی کوئی بات شامل نہ ہو تو اللہ پاک اُسے تین چیزوں میں سے کوئی ایک ضَرور عطا فرماتا ہے: (1) اُس کی دُعا کا نتیجہ جلد ہی اس کی زندگی میں ظاہر ہو جاتا ہے یا (2) اللہ پاک کوئی مصیبت اس بندے سے دُور فرما دیتا ہے یا (3) اُس کیلئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے۔ (مستدرک، کتاب الدعاء... الخ، الدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل، ۲/۱۶۳، حدیث: ۱۸۵۹) ایک اور رِوایت میں ہے کہ ”جب بندہ اپنی اُن دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَجاب (یعنی قبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کرے گا: کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی۔“

(مستدرک، کتاب الدعاء... الخ، یدعو اللہ بالمؤمن یوم القیامۃ، ۲/۱۶۴، حدیث: ۱۸۶۲)

گنبد خضرا یا خانۂ کعبہ کی شبیہ والی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: کئی ٹوپیوں کے اوپر نعلین شریف، گنبد خضرا یا خانۂ کعبہ کی تصاویر بنی ہوئی ہوتی ہیں ایسی ٹوپی پہننا کیسا اور اس کو پہن کر بیتُ الخلا جانا کیسا؟

جواب: یہ ٹوپی سر پر پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتّہ واش روم جائیں تو یہ ٹوپی اُتار کر باہر رکھ کر جائیں، اگر اُتار کر جیب میں رکھ لیتے ہیں اور اس پر بنی ہوئی مقدس تصاویر چُھپ جاتی ہیں تب بھی حرج نہیں لیکن باہر رکھ کر جانا بہتر ہے۔ نیز یہ پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جماعت کے ساتھ صف میں نماز پڑھتے ہوئے جب سجدے میں جائیں گے تو اگلی صف والے کے پاؤں کا تلوا بالکل اس کے اوپر ہو گا۔ ہاں اگر پہلی صف میں نماز پڑھ رہا ہے اور امام کے عین پیچھے نہیں ہے تو اس صورت میں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ بہر حال ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

کیا لُنڈا کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

سُوال: کیا لُنڈا کے کپڑے پہننا اور پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے؟ (اورنگی ٹاؤن سے محمد شارق عطاری کا سُوال)

جواب: جی ہاں جائز ہے! مالِ غنیمت میں جو کپڑے آیا کرتے تھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت سے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا انہیں دھوئے بغیر پہن کر نماز پڑھنا ثابت ہے لہٰذا جب تک یقینی معلوم نہ ہو تب تک ہم ان کپڑوں کو محض شک وشبہ کی وجہ سے ناپاک نہیں کہہ سکتے۔[1]

❁❁❁

---

(1)...... فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۴۹۰-۴۹۱ ملخصًا۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فاسقوں کے اِستعمالی کپڑے جن کا نَجِس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں اِحتیاط یہی ہے کہ رُومالی پاک کرلی جائے کہ اکثر بے نَمازی پیشاب کرکے وَیسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفّار کے ان کپڑوں کے پاک کرلینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۰۵، حصہ ۲:)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	پانی کی بچت کرنے کے طریقے	11
سنسنی خیز مَناظر دیکھ کر کیا تصور کرنا چاہیے؟	1	گیزر سے گرم پانی آنے تک ٹھنڈا پانی ضائع کرنا کیسا؟	12
مدینے شریف میں اِنتقال کرنے والے کے لواحقین کو مُبارک باد دینا کیسا؟	2	امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سب سے پہلے بیان کا موضوع	13
مدینے شریف میں مَرنے کی تمنا کرنا کیسا؟	3	امیرِ اہلِ سنَّت کی وِلادت کہاں ہوئی اور بچپن کیسے گزرا؟	13
خاتمہ ایمان پر ہوا مگر موت جل کر کیوں ہوئی؟ (حکایت)	3	وَسْوَسے اور ان کا علاج	14
اللہ پاک سے ہمیشہ عافیت کا سُوال کیجیے	3	آسمانی کتابوں کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟	14
شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم بتانا کیسا؟	4	زندگی کا سکون کہاں تلاش کریں؟	15
شادی کے لیے لڑکے میں ناپید خصوصیات گنوانا کیسا؟	4	کیا میوزک میں رُوح کی غِذا ہے؟	17
کیا لڑکیاں اپنی عمر کم بتا سکتی ہیں؟	5	میوزک لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث ہے	18
ناچ گانے کے بغیر شادی کا کیسے پتا چلے گا؟	5	کیا مچھلی کھانا سنَّت ہے؟	19
کیا سلیقہ مند کتا گھر میں رکھ سکتے ہیں؟	6	بچوں کے نام بگاڑنا کیسا؟	19
اگر کسی نامعلوم پرندے کی بیٹ پڑی ہو تو وہ پاک سمجھی جائے یا ناپاک؟	7	چلتی گاڑی پر لٹکنا کیسا؟	20
پانی اِحتیاط سے اِستعمال کیجیے	8	ساری دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟	21
کیا وُضو میں بھی اِسراف ہوتا ہے؟	9	گنبد خضرا یا خانۂ کعبہ کی شبیہ والی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟	22
پوری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی! (حکایت)	10	کیا لُنڈا کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے؟	22
پانی ضائع کرنے کے نقصانات	11	ماخذ و مراجع	24

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
ابن ماجہ	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
مستدرک للحاکم	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۱۰ء
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
کتاب الدعا للطبرانی	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۳ھ
عمل الیوم و اللیلۃ	امام احمد بن محمد دینوری المعروف ابن السنی، متوفی ۳۶۴ھ	دار الکتاب العربی بیروت
نور الایضاح	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
تاریخ الخلفاء	امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	کراچی
نزھۃ المجالس	علامہ عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفے رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰه ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه ۔

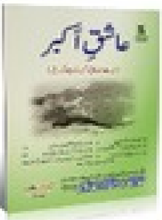

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net